اسرارِ حروف اور حروف کی تعبیریں

صائمہ انجم النسا

Saima Anjum Annisa

M. Phil Scholar, Department of Urdu,

Govt. College University, Faisalabad.

ڈاکٹر شبیر احمد قادری

Dr. Shabbir Ahmad Qadri

Associate Professor, Department of Urdu,

Govt. College University, Faisalabad.

Abstract:

"Haroof" are those symbols/signs which are used to write a language. It is the basic function of "Haroof". The Urdu alphabets are not only used for the presentation of phonics but also have many mysterious aspects. They are also used in many types or knowledges like poetry, Ilm-e-Jafer, Sitara Shanasi (Astrology) & Ilm-ul-Adad, especially "Haroof Muqetiyat" are undefined Urdu Haroof have spiritual, poetic, scientific and aesthetic denotations.

اردو حروفِ تہجی کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہ نہ صرف زبان کی اصوات کی نمائندگی کرتے ہیں بلکہ کئی دیگر شعبۂ علم مثلاً شاعری، علمِ جعفر، ستارہ شناسی، علم الاعداد وغیرہ میں بھی مستعمل ہیں۔ یہ حروف کئی تعبیرات کے حامل ہیں۔ بلحاظ مخارج حروف کی اقسام درج ذیل ہیں:

۱۔ حروف حلقی

وہ حروف ہیں جن کے بولنے میں حلق سے آواز نکلتی ہے۔ جیسے ع، ح، ھ، خ، غ۔ (ح، خ، ع، غ، ھ)

۲۔ حروف لسانی

وہ حروف جن کے تلفظ میں لسان (زبان) کو حرکت دینی پڑے جیسے ر، ز، ژ، س، ش، ص، ض

۳۔حروف شفویہ

وہ حروف جن کے تلفظ میں ہونٹ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے ف، ب، م وغیرہ
بلحاظ صوت حروف کی اقسام درج ذیل ہیں:

ا۔مصوتے

جن کی ادائیگی میں صوت منہ کے اندر رگڑ نہیں کھاتی۔ مثلاً ا، و، ی، یے

۲۔مصمتے

وہ حروف ہیں جو مصوتوں کے ساتھ مل کر آواز دیتے ہیں۔ حروفِ علت کے علاوہ تمام حروف مصمتے ہیں۔

شمسی و قمری حروف کی تقسیم و ترتیب یہ ہے:

شمسی حروف: ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن (کُل حروف ۱۴)

قمری حروف: ا، ب، ج، ح، خ، ع، غ، ف، ق، ک، م، و، ہ، ی (کُل حروف ۱۴)

معجمہ و مہملہ / منقوطہ و غیر منقوطہ حروف

ا۔معجمہ یا منقوطہ (نقطہ دار)

۲۔مہملہ یا غیر منقوطہ (غیر نقطہ دار)

مجہورہ، قلقلہ حروف

مجہورہ: جن کے تلفظ میں سینہ یا گلے سے آواز نکلتی ہے اور سانس گھٹتا ہے جیسے: ج، ط، ع، غ، ق

مہموسہ: جن کے تلفظ کی ادائیگی گلے سے نہیں ہوتی بلکہ منہ سے ہوتی ہے جیسے: ب، ت وغیرہ(۱)

ظہیر احمد صدیقی لکھتے ہیں:

''حرف کے معنی دھار، کنارہ اور حد ہیں اور اردو میں عیب، نقص اور طنز کے بھی ہیں۔ قواعدِ زبان میں حرف وہ ہے جس کے خود کوئی معنی نہ ہوں اور کسی اور حرف یا حروف سے مل کر کوئی لفظ بنائے۔''(۲)

یہاں حروف کی روحانی تعبیروں پر بات کرنا مناسب ہے، اس ذیل میں حروف مقطعات خصوصی اہمیت رکھتے ہیں۔ حروف کے اسرار کے حوالے سے حروفِ مقطعات کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ قرآن مجید میں حروف مقطعات ۲۹ صورتوں میں آئے ہیں۔ مقطعات مقطعہ کی جمع بمعنی ٹکڑا یا کترن کے ہیں۔ قرآن مجید کے حروف مقطعات میں درج ذیل حرف آئے ہیں۔

ا، ح، ر، س، ص، ط، ع، ق، ک، ل، م، ن، ہ، ی (کُل حروف ۱۴)

ان حروف کو نورانی حروف بھی کہا جاتا ہے۔ حروف تہجی اٹھائیس ہیں۔ اس میں سے ۱۴ حروف

حرفِ مقطعات ہیں۔حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ ''الم'' میں ''الف'' اللہ کے لیے ''لام'' جبریلؑ کے لیے اور ''میم'' حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لیے آیا ہے۔ظہیر احمد صدیقی حروف مقطعات کے مصنف حاجی رحیم بخش کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ اُن کے مطابق صاد، سورۂ ''ص'' کا پہلا حرف ہے اور حروف تہجی کا چودھواں حرف ہے۔ بعثت کے چودھویں سال میں فتح بدر ہوئی تو ''ص'' سے گویا فتح بدر کی طرف اشارہ ہے۔اسی طرح ''ق'' حروف تہجی کا اکیسواں حرف ہے اور سورۃ ''ق'' کا پہلا حرف۔اس سورہ میں جو مردہ زمین کو زندہ کرنے کا بیان ہے۔وَاَحۡیَیۡنَا بِهٖ بَلۡدَةً مَّیۡتاً(۳)

اس میں مکہ کی زمین کی طرف اشارہ ہے۔اس کے زندہ ہونے کی معیاد ۲۱ سال یعنی بعثت کے اکیسویں سال میں فتح مکہ ہوگی اور ایسا ہی ہوا۔(۴) مصر میں ایک سائنسدان ڈاکٹر رشاد خلیفہ حروف مقطعات پر الیکٹرانک برین کی مدد سے تحقیقات کر رہے ہیں۔ان کی تحقیق سے یہ حقیقت ثابت ہوتی ہے کہ قرآنِ پاک انسان کی کاوش نہیں ہوسکتی اور ایسا کلام انسان سے ممکن نہیں۔(۵)

محی الدین عربی نے بھی اپنی تالیفات ''فتوحاتِ مکیہ اور شجرۃ الکون میں حروف کے باب میں عارفانہ نکات بیان کیے ہیں جو بے حد دقیق اور پراسرار ہیں، لکھتے ہیں:

ان الحروف ائمة الالفاظ شهادت بذالک السنِ حافظ(۶)

حروف لفظوں کے امام ہیں جس کی گواہی حفاظ کی زبان دیتی ہے۔

فارسی کے مشہور شاعر میرزا بیدل نے اپنی مثنویات میں اسرارِ علم الحروف کے حوالے سے الف تا ے تمام حروف کے معانی فلسفیانہ، متصوفانہ اور شاعرانہ انداز میں بیان کیے ہیں۔حروف کو نئے نئے معنی پہنائے اور شاعرانہ خیال آرائیوں سے حروف کے اسرار پر روشنی ڈالی ہے۔ان کی مثنوی ''رُک عرفان'' میں حروف کی صوفیانہ اور شاعرانہ تعبیرات بیان کی گئی ہیں۔اس مثنوی کے علاوہ انھوں نے اپنی نثری تصنیف ''چہار عنصر'' میں بھی حروف کے معنی و مطالب اختصار کے ساتھ بیان کیے ہیں۔ایک جگہ پر حرف ولفظ کی اہمیت و معنویت کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

> ''یہ دنیا کیا ہے؟ یہ تو لفظوں کا راستہ سر کرنا ہے۔عقبیٰ کیا ہے؟ حقائق پر نظر رکھنا ہے۔اسما سے اگر تمام اسرار ہو قائم ہیں تو جب وہ جلوت میں آتا ہے تو اُس کا نام گفتگو ہے، اس عیسیٰ (لفظ یا گفتگو) کے جادو کو مت پوچھ، اس سے زیادہ کیا کہوں کہ کائنات اسی لفظ یعنی لفظِ 'کُن'' سے وجود میں آئی۔''(۷)

اس ضمن میں ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی نے حروف کی اہمیت کے بارے بہت عمدہ بات کی ہے:

> ''حروف کا ادب سے اساسی تعلق ہے کہ حروف ہی لفظ بلکہ سخن اور اظہارِ خیال کی اساس ہیں اور لفظ، سخن اور اظہارِ خیال ادب کو وجود

میں لانے کا بنیادی عنصر ہیں، یوں حروف کی اہمیت واضح ہے کہ
حروف الفاظ وادب کی اساس ہیں اور قواعدِ زبان، علمِ جعفر، تعویذ
نویسی، فنِ تاریخ گوئی، معمّا گوئی وغیرہ میں بھی استعمال ہوتے
ہیں۔'' (۸)

حروف کی روحانی، جمالیاتی تفسیروں کا مطالعہ لسانی مباحث میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔اردو ابجد کی ترتیب میں ایک خوب صورتی اور تسلسل ہے۔ڈاکٹر سید عبداللہ لکھتے ہیں:

''اردو ابجد کی ترتیب پر غور فرمایئے۔الف کے بعد آپ کو ہم شکل
حروف کے چند سلسلے نظر آئیں گے۔ب، پ، ت، ٹ، ث، ج،
چ، ح، خ، ذ، ر، ڑ، ز، ژ، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ان
سلسلوں کو دیکھتے ہی بچے کے تخیل میں کچھ معین اور ٹھوس تحریریں
اُبھر آتی ہے۔ب، پ، ت، ٹ، ث کا سلسلہ یوں معلوم ہوتا ہے
گویا ریل گاڑی چل رہی ہے۔ج چ ح خ یوں محسوس ہوتا ہے گویا
کسی منڈیر پر لقا کبوتروں کی ایک قطار ہے۔باقی سلسلوں سے بھی
کوئی تصویر اُبھر آتی ہے۔غرض ہمارے نظامِ تہجی میں قانون
مشابہت نے حُسن پیدا کر کے تخیل اور تعجب کو بیدار کرنے کے
وسائل مہیا کر دیے ہیں۔حروف کی مشابہت شناخت کے اعتبار
سے بھی مفید ہے اور دل چسپی کے لیے بھی۔'' (۹)

وہ مزید لکھتے ہیں:

''ب پ ت ٹ ث وغیرہ کے سلسلے زندگی کی روانی، تسلسل اور رفتار
کا، ج چ ح خ اور ل ن ق س ص وغیرہ میں مسجدوں کے گنبدوں کی
گولائیوں اور قوسوں کا احساس پیدا ہوتا ہے اگر معلم اچھا ہو تو اس
رمزیت اور تصویروں سے اچھے اچھے خیالات اُبھار سکتا ہے تا کہ
سیدھے خطوط اور گولائیوں سے یہ تصور پیدا ہو سکے کہ زندگی سیدھا
چلتے چلتے کبھی کبھی گول بھی ہو جاتی ہے۔معلم اچھا ہو تو انھی سیدھی
لکیروں، گولائیوں اور خطوطِ خم دار کے اندر بچوں کو دنیا کے طلسمات
اور عجائبات سے آگاہ کر سکتا ہے کیوں کہ زندگی کی عمارت بھی تو اسی
قسم کی جیومیٹری سے تیار ہوئی ہے۔'' (۱۰)

ایک مغربی ماہرِ تعلیم رائٹ ہیڈ نے ابتدائی تدریس کی ابتدا Romance اور Wonder پر

رکھی ہمارا حروف تہجی اسی پر مشتمل ہے۔ حروف تہجی کی ترتیب کے دو طریقے ہیں:

۱۔ آوازی، صوری یا سائنسی ترتیب

۲۔ اشکالی ترتیب

سائنسی ترتیب میں آوازیں تدریس کی آسانی کے نقطۂ نظر سے بالترتیب پہلے لبوں پھر دانتوں، تالو، گلے اور آخر میں ناک سے نکلتی ہیں لیکن اردو حروف تہجی آوازی ترتیب کی بجائے شکل و صورت کی مماثلت کے اصول پر قائم ہے۔ اس سے تحریر سیکھنا بچوں کے لیے آسان ہو جاتا ہے۔ ایک ہی نوع کی اشکال پر محض نقطوں کا فرق بچوں کو نہایت آسانی سے حرفوں سے شناسا کر دیتا ہے۔ اب یہاں حروف کی سائنسی تعبیر پر بات کی جاتی ہے۔ (سماجیات) علم الاقوام کی سائنس کے مطابق نابالغ اور نیم مہذب اقوام میں (Synthesis) یعنی تراکیب و امتزاج کی قابلیت نہیں ہوتی۔ وہ اشیا کی خوشگوار ترکیب و آمیزش کی استعداد سے ناواقف ہوتے ہیں۔ اردو حروف تہجی کو دیکھیے اس میں وصل و فصل کا کیا خوب صورت ترکیبی امتزاج دیکھنے کو ملتا ہے اور اس سے وقت، کاغذ اور لاگت میں بھی بے انتہا بچت ہوتی ہے اور یہ بات اور بھی قابلِ ذکر ہے کہ اس اختصار سے کسی جگہ علامت کا ابہام نہیں رہتا بلکہ علامت کی اصل شکل مختصر ہونے کے باوجود اصل شکل برقرار رکھتی ہے۔ عربی خط بھی ایک خاص روحانی معنویت رکھتا ہے۔ بقول ڈاکٹر سید عبداللہ:

> ''پہلی بات یہ ہے کہ اس کا رخ راستی اور فطرت کے اصول پر قائم ہے کیوں کہ داہنے ہاتھ کی جو انصرام امور کا فطری کارندہ ہے، ہر قوم میں فضلیت مسلم ہے۔ اس رخ میں سہولت بھی ہے اور معقولیت بھی ہے۔ اس وجہ سے آنخضرتؐ کے اقوال میں داہنے ہاتھ کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔'' (۱۱)

عربی خط کی دینی اہمیت یہ ہے کہ قرآن مجید کا خط ہے۔ عربی حرف اور رسم الخط کو مسلمانوں نے ریاضیاتی سائنس کی سطح تک پہنچا دیا، اس میں ہر حرف کے لیے مقدار اور نسبت کے پیمانے مقرر ہیں۔ نیز جمالیاتی سطح پر ہر ہر حرف کی جمالیاتی تفسیر میں علما نے بڑی بڑی نقطہ آفرینیوں سے کام لیا ہے۔ عربی خطِ کوفی سے لے کر نستعلیق تک صدہا منزلیں طے کی ہیں اور اب بھی بوقتِ ضرورت ہر طرح سے ڈھلنے اور بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اردو حروف میں ملا کر لکھنے سے شارٹ ہینڈ کی خصوصیت پائی جاتی ہے۔ مسلمان مفسرین ایک ایک حرف کیا، نقطوں اور حروف کی شکلوں کی بھی مابعد الطبیعیاتی شرح اور علامتی معنویت مقرر کی ہے۔

تحریر کی تاریخ، مذہبی روایات کے بارے میں تو یہ طے ہے کہ اسلامی عقیدہ کے مطابق ہر علم و فن کا اصل ماخذ وحی الٰہی ہے۔ اس ضمن میں سورۂ بقرہ کی آیات کے حوالے سے حضرت آدم علیہ السلام کو

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے علم الاشیا اور اسماء الاشیا سے سرفراز فرمایا۔(۱۲) دنیا میں خط کے جس قدر نمونے موجود ہیں ان کی تاریخ مصر سے شروع ہوتی ہے اور مصری ہی ابجد کے مؤجد قرار پاتے ہیں۔اب تک موجود خطوط کے نام یہ ہیں:

☆خطِ سُریانی ☆خط سطرنجیلی ☆المخفف ☆السرطا
☆خطِ سومری ☆مسماری، پیکانی یا میخی ☆مقدس ہیروغلیفی ☆فنیقیہ
☆ہیراطیقی ☆دیموطیقی ☆مربع عبرانی ☆قدیم یونانی
☆ آرامی یا سامی ☆نبطی ☆مسند یا مسند سبائی ☆صفوی
☆ثمودی ☆رحیانی ☆حبشی ☆چینی
☆جاپانی ☆مسند حمیری ☆حیری یا قدیم کوفی ☆عربی خط (۱۳)

عربی میں حروفِ ابجد ۲۸ ہیں۔سید یوسف بخاری، دہلوی لکھتے ہیں:

> ”عربوں نے ان ۲۸ حروف کی تخصیص کیوں قائم کی۔بقول علامہ ابنِ ندیم عربوں نے یہ ۲۸ حروف منازلِ قمر کے حساب سے وضع کیے تھے، اسی طرح عرب کا کوئی کلمہ سات حروف سے زیادہ نہیں ہے، یہ نسبت بھی انھوں نے سات سیاروں (پروین تا ثریا) کی نسبت سے رکھی ہیں، عربوں کے حروف الزوائد بھی زیادہ سے زیادہ ۱۲ ہیں اور یہ تعداد بروجِ فلکی کے مطابق ہے۔اصل اعراب (زیر، زبر، پیش) صرف تین ہیں کیوں کہ حرکت طبعی بھی تین ہی ہیں، یعنی حرکت نار، حرکتِ زمین اور حرکتِ فلک، نقاط کی ایجاد کا سہرا بھی عربوں کے سر ہے۔“(۱۴)

مفرد حروف کی بنیاد پر ماہرینِ مرموزات نے حروف ابجد کی قیمت مقرر کی جس سے خفیہ تحریریں اور تاریخی مادے نکالنے کا فن ایجاد کیا اور کئی طرح کے طرزِ تحریر ایجاد کیے۔

۱۔خطِ ہندسہ، خطِ اشارہ، خطِ رمز، خطِ کنایہ، خطِ مرموزہ

ان خطوط سے مراد وہ تحریر ہے جس میں اصلی حروف کو بعض مخصوص علامات، مقررہ نشانات یا اعداد میں ظاہر کیا جاتا ہے اور اسے واقف اشخاص کے علاوہ کوئی نہیں پہچان سکتا۔

۲۔تاریخی مادے

اس میں حروف کے مقررہ اعداد سے کسی کی تاریخِ پیدائش سے تاریخی نام نکالنا یا حرفوں سے کوئی اہم تاریخ مثلاً تاریخی واقعہ یا وفات کی تاریخ نکالنا۔سید یوسف تاریخی مادہ کے حوالے سے ہندی کے مشہور شاعر کبیر کا ایک دوہا نقل کرتے ہیں۔لکھتے ہیں:

نام لو ہر وستو کا چوگن کر لو وائے
دو ملا پونچگن کر لو بیس بھاگ لگائے
بچے کو اب تم نو گن کر لو اور دیو دو ملائے
کہت کبیر ہر وستو میں نام محمد پکائے(۱۵)

ترجمہ:

دنیا کی کسی شے کا نام لو، اس کے اعداد کو چوگنا کرلو، اس میں اول دو جمع کرو پھر اُن کو پانچ گنا کرلو اس میں اول دو جمع کرو پھر اُن کو پانچ کرلو، اب بیس سے تقسیم کر دو، باقی کو پھر نو گنا کرلو اور آخر میں ملا دو، ہمیشہ نام محمدؐ پاؤ گے۔ نامِ محمدؐ کے حروف کی قیمت بحساب ابجد ۹۲ برآمد ہوتی ہے۔

۳۔ خط سرو:

اس خط میں سرو کے درخت کی شکل میں ایک کھڑے خط کے دائیں بائیں آڑی لکیریں مقررہ تعداد میں کھینچی جاتی ہیں۔

۴۔ خط نظیرہ:

یہ دائرہ نظیرہ ابجد کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں حروف ابجد ایک دائرہ کی شکل میں لکھے جاتے ہیں جن کو حروف اشارہ کی مدد سے لکھا اور پڑھا جا سکتا ہے۔

ایرانی وتر کی خطوط

آشوری دور	میڈوی دور	قدیم ایرانی دور	طوائف الملوکی دور	ساسانی دور	اسلامی دور
پیکانی خط	خط پیکانی	قدیم فارسی۔اوستائی	زبان فارسی	پہلوی	عربی

حروف کی شاعرانہ تعبیر کے حوالے سے مغنی تبسم لکھتے ہیں:

''حرف (ل) میں زلفِ یار کا پرتو دکھائی دیتا ہے۔ اس کی (میم) کی گھنڈی گویا جعدِ مشکیں ہے۔ حرف (صاد) میں چشمِ سرگیں کا حُسن ہے۔ اس کے آفتابی دائرے حسینوں کے چہرے ہیں۔ حرفِ (الف) معشوق کی قامت ہے۔ حرفِ (س) کے دندانے گوہرِ دنداں ہیں۔ حرف م کا نزول ساق سیمیں کی مانند ہے۔ ق اور ف کی گردن حسینوں کی گردن سے مشابہ ہے۔''(۱۶)

لام نستعلیق کا ہے اُس بتِ خوش خط کی زُلف
ہم تو کافر ہوں اگر بندے نہ ہو اسلام کے(۱۷)

عربوں کی ایجاد صفر عربی ہندسہ کا کمال ہے۔ ریاضی کی ترقی بڑی حد تک صفر کی ایجاد کی رہینِ منت ہے۔ ہندسہ کی ایجاد میں عرب کسی دوسری قوم کے زیرِ احسان نہیں ہیں بلکہ دوسری تمام اقوام نے ہندسہ کے اعداد عربوں سے حاصل کیے ہیں۔ انگریزی الفاظ Zero، Cipher، Decipher سب عربی لفظ صفر سے ماخوذ ہیں۔

فن تاریخ گوئی کا تعلق علم الاعداد ہے۔ اس میں اعداد کی عددی قوت سے تاریخ نکالی جاتی ہے۔ یہ حروفِ ابجد سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن فارسی چار حروف پ، چ، ژ، گ اور اردو کے تین حروف ٹ، ڈ، ڑ، وغیرہ کی عددی قیمتیں ان کے ساتھ والے متشابہ ابجدی حروف کے برابر ہے۔ ماضی میں مقدس لفظوں یا آیات کو حرفوں میں لکھنے کے بجائے ابجدی اعداد میں لکھتے تھے۔ مثلاً محمدؐ کے لفظ کو لکھنے کی بجائے ۹۲ اور بسم اللہ کی بجائے ۷۸۶ لکھنا۔ تاریخ گوئی میں حرفوں کے اعداد جمع کر کے کسی اہم واقعہ کے وقوع کی تاریخ کسی کی ولادت و وفات کی تاریخ، شادی، عمارت کی تعمیر، کتاب کی اشاعت، کسی کی آمد، جنگ، فتح و صلح، جدائی، تخت نشینی کی تاریخ، ابجدی حروف میں نکالی جاتی ہے۔ بچوں کی پیدائش پر ان کے تاریخی نام بھی نکالے جاتے ہیں۔ قدیم ترین تاریخ گوئی کی مثال ''شاہنامہ فردوسی'' میں نظر آتی ہے۔ سعدی نے بھی گلستان کی تصنیف کی تاریخ (۶۵۶ھ) لفظوں میں کہی تھی۔

درآن مدت کہ مارا وقت خوش بود
نہ ہجرت شش صد و پنجاہ و شش بود

(۶۵۶ھ)(۱۸)

اُردو حروفِ تہجی کے اسرار و رموز پر یہ مختصر سا مضمون ہے جب کہ اس موضوع کے لیے دفتر درکار ہیں۔ ابھی تک ان کے اسرار کے کئی گوشے وا ہونے کے منتظر ہیں۔ بقول اقبال:

گماں مبر کہ با پایاں رسید کارِ مغاں
ہزار ہا بادۂ ناخوردہ در رگِ تاک است

حوالہ جات

۱۔ ظہیر احمد صدیقی، ڈاکٹر، اسرارِ علمِ حروف و فنِ تاریخ گوئی، لاہور: سنگِ میل بکس، ۲۰۱۱ء، ص:۳۔۲
۲۔ ایضاً، ص:۱
۳۔ سورۃ ق:۵۰:۱۱
۴۔ ظہیر احمد صدیقی، ڈاکٹر، اسرارِ علمِ حروف و فنِ تاریخ گوئی، ص:۱۷۔۱۶
۵۔ ایضاً، ص:۱۸
۶۔ ابنِ عربی، فتوحاتِ مکیہ، مترجم: صائم چشتی، فیصل آباد، ۱۹۸۶ء، ص:۲۲۶۔۱۱۹

۷۔ بیدل، عبدالقادر، مرزا، چہار عنصر، طبعِ کابل، ۱۳۲۷ھ، ص:۱۹۷۔۱۹۴
۸۔ ظہیر احمد صدیقی، ڈاکٹر، اسرارِ علمِ حروف و فنِ تاریخ گوئی، ص:۱۱۳
۹۔ عبداللہ، سید، ڈاکٹر، مضمون: اردو زبان اور رسم الخط، مشمولہ: اردو رسم الخط، فتح محمد ملک، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۰۸ء، ص:۴۰۸
۱۰۔ ایضاً، ص:۴۰۷
۱۱۔ ایضاً، ص:۴۰۹
۱۲۔ البقرۃ:۳۱
۱۳۔ یوسف بخاری، سید، فنِ خطاطی اور ہمارا رسم الخط، کراچی: ایجوکیشنل پریس، ۱۹۰۹ء، ص:۴۳۔۱۹
۱۴۔ ایضاً، ص:۲۹
۱۵۔ ایضاً، ص:۳۰
۱۶۔ مغنی تبسم، مضمون: خطِ نستعلیق، مشمولہ: اردو رسم الخط، فتح محمد ملک، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۰۸ء، ص: ۴۹۹
۱۷۔ رابعہ سرفراز، ڈاکٹر، اردو زبان اور بنیادی لسانیات، فیصل آباد: مثال پبلشرز، ۲۰۱۵ء، ص:۶
۱۸۔ ظہیر احمد صدیقی، ڈاکٹر، اسرارِ علمِ حروف و فنِ تاریخ گوئی، ص:۳۷

☆......☆......☆